THE AL FAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں اب پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ اطلاع۔ سفر کشمیر اور مقبرہ حضرت عیسیٰ ص ۱

حضور شہزادہ ویلز کی آمد لاہور ص ۳

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری ص ۴

خطبہ جمعہ ص ۶

ایک غیر احمدی کے چند سوالات کا جواب ص ۸

رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۹

اشتہارات ص ۹

مولوی ثناء اللہ کو جواب ص ۱۱

خبریں ص ۱۱-۱۲

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۷۰ | مورخہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۹ رجب المرجب سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ برلب دریا پھیرو چیچی تشریف فرما تھے۔ روزانہ ڈاک وہیں پہنچائی جاتی ہے اب دو چار روز کے لئے پٹھان کوٹ جا رہے ہیں۔

یکوں کے اڈے پر ایک دلیرانہ چوری ہوئی۔ چار گھوڑے اور ایک بھینس چور لے گئے۔ مال کا پتہ ایک قریب کے گاؤں میں ملا۔ وہاں لوگوں کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا ایک گھوڑا پکڑ لیا گیا۔ پولیس پہنچ گئی ہے۔ تفتیش و تلاش جاری ہے۔

مکرم منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل ٹریبیونل کمیٹی جالندھر میں دو دن گزار کر واپس تشریف لے آئے ہیں۔ خدا نگار ہر چہ اپنی کے زیادہ وارث تکلیف ہوگا ٭

اخبار احمدیہ

اطلاع

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چند دن کے لئے تبدیل آب و ہوا کی غرض سے پھیرو چیچی تشریف لائے ہوئے ہیں اس لئے احباب کو اگر خطوط کے جواب ایک دو روز دیر کر کے ملیں۔ تو وہ اطمینان رکھیں۔ کہ خطوط حضرت اقدس کو پہنچ گئے ہیں۔ اور جواب دیا جائیگا۔ مگر اس جگہ ڈاکخانہ نہ ہونے کی وجہ سے کچھ دیر ضرور لگیگی۔ حضور کو خط قادیان کے پتہ پر ہی لکھنے چاہئیں ٭

خادم ڈاک۔ خاکسار رحیم بخش پھیرو چیچی ۳/۵/۲۲

سفر کشمیر اور مقبرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

واقعہ ۲۱/۹/۱۸ کو یہ خاکسار کیمبل پور سے روانہ ہو کر ۲۱/۹/۲۰ کی صبح کو کشمیر سری نگر پہونچا۔ شام کے وقت عیسیٰ نبی کے مقبرہ کو ملاحظہ کیا گیا۔ اور مجاوروں کو ایک روپیہ بطور خیرات کے دیا گیا۔ وقت چونکہ شام کی نماز کے بعد کا تھا۔ اور مقبرہ میں بجلی کی روشنی تھی۔ اسلئے تسلی نہ ہوئی۔ لہذا ۲۱/۹/۲۱ کی صبح کو پھر اس مقبرہ کو ہمراہ موسیٰ خان احمدی ڈسٹرکٹ انسپکٹر سری نگر اچھی طرح سے دیکھا گیا۔ مقبرہ ایک اچھے اونچے چبوترے پر واقع ہے۔ جس کے مشرق میں ایک قبرستان ہے۔ مقبرہ کے چبوترہ کو سیاہ پتھر لگا ہوا

ہے۔ اس مقبرہ کی عمارت کے اندر جو عمدہ بنی ہوئی ہے اور جس کے چھت پر اچھا لکڑی کا کام ہوا ہوا ہے ایک چوبی پنجرہ ہے۔ اس چوبی پنجرہ کے اندر ایک اور چوبی پنجرہ ہے۔ جس کے بیچ میں قبر مسیح علیہ السلام سیاہ پتھر کی بنی ہوئی موجود ہے۔ جس کے سر پر آدمی کے سر کی شکل بنی ہوئی موجود ہے۔ جو اس سیاہ پتھر سے قدرے سفید ہے۔ اور باہر کی پرانی قبروں کے اوپر بھی اس قسم کے سر کی شکلیں بنی ہوئی اس قبرستان میں جو مقبرہ کے باہر مشرق کو ہے۔ موجود ہیں۔ اور مجھے خیال پڑتا ہے کہ کشمیر میں اور جگہ پر بھی موجود ہیں۔ لیکن آجکل کی قبروں میں وہ دستور نہیں رکھا گیا۔ آدمی مقبرہ کے مکان کے اندر داخل ہو کر پنجرہ چوبی میں جنوب کی طرف سے بذریعہ ایک باری یعنے دریچہ کے داخل ہو سکتا ہے۔ یہ پنجرہ چوبی جس میں آدمی داخل ہو جاتا ہے۔ داتا گنج بخش صاحب لاہور کے چوبی پنجرہ سے قدرے بڑا ہے۔ قبر کے اوپر جو پنجرہ ہے۔ اور اس پنجرہ کے اندر ہے۔ وہ تقریباً آٹھ دس فٹ لمبا ہو گا۔ اور چار فٹ اونچا ہو گا۔ اس پنجرہ کے اندر آدمی ہاتھ کے ذریعہ قبر مسیح علیہ السلام کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ مقبرہ کے شمالی اور مشرقی حصہ میں دو پنجروں کے درمیان دو پتھر سیاہ شمال اور جنوب کو اندرونی پنجرہ کے مشرق کی طرف پڑے ہیں۔ جو ڈیڑھ فٹ لمبے اور ڈیڑھ فٹ چوڑے اور چھ انچ موٹے ہونگے شمالی پتھر پر آدمی کے پاؤں کے دو قدم ۱۷ یا ۱۸ انگل لمبے پتھر میں لگے ہوئے موجود ہیں۔ جو ایک انچ گہرے ہونگے۔ یہ قدم رسول کہلاتے ہیں۔ نزار حقیقت میں جو شکل مقبرہ و عمارت و پنجرہ ہا چوبی کی دکھائی گئی ہے۔ درست ہے۔ صرف اس میں ایک قبر جو اندرونی پنجرہ کے باہر ہے۔ نہیں دکھائی گئی۔ گویا عیسٰی علیہ السلام کی قبر کے جنوب کو ایک چھوٹی قبر پنجرہ کے اندر اور ایک چھوٹی پنجرہ کے

ایک اور پتھر اتنا ہی بڑا اسی رنگ کا پڑا ہے۔ جو کھردرا سا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کچھ نکھت ہے جو منہدم ہو چکی ہے۔ سوراخ جس سے خوشبو آتی ہے۔ وہ میں نہیں دیکھ سکا۔ اور شاید اب موجود نہیں ہے۔ کسی نے بند کر دیا ہے۔ موسٰی خان کہتا تھا۔ کہ پہلے موجود تھا۔

غلام محمد۔ افسر خزانہ۔ کیمبل پور

وصیتوں کے متعلق ایک سوال اور اس کا جواب

(از دفتر مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان)

بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فضل عمر سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اکثر موصیوں نے حصہ آمد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ اور ساتھ وصیت میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اگر آئندہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ ان کی وصیتیں پاس ہو کر سارٹیفکیٹ بھی مل چکے ہیں۔ اب ان میں سے بعض موصیوں نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ ہم نے زمین کی پیداوار یا آمدنی کی وصیت کی ہوئی ہے ہر ششماہی پر حصہ آمد ادا کرتے رہتے ہیں۔ کیا ہماری فوتیدگی پر زمین کا حصہ بھی انجمن لیگی۔ جس کی ہم پیداوار کا حصہ ساتھ ساتھ ادا کرتے ہیں اور اس آمدنی سے جس کا حصہ وصیت ہم ادا کر چکے ہیں۔ کوئی جائداد زمین وغیرہ خریدیں۔ اس کے حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی اگر قانوناً یا شرعاً انجمن مالک ہو سکتی ہے۔ تو ہم اپنی وصیتیں منسوخ کرا کر دوبارہ جائداد کی وصیتیں کر دیں۔" چونکہ یہ سوال پیچیدہ ہو گیا ہے اسلئے بمراد حکم حضور کی خدمت میں یہ معاملہ پیش کرتا ہوں۔ فقط والسلام۔ افسر مقبرہ بہشتی

جواب از حضرت خلیفۃ المسیح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور جواب

اور وصیت اس زمین اور جائداد کی ہوئی ہو۔ اس کے لئے آمد کا حصہ نہیں۔ دو ہی صورتیں ہیں۔ اول یا تو زمین کا دسواں حصہ دے یا قیمت کا دسواں حصہ دے بشرطیکہ انجمن منظور کرے۔

دسواں حصہ صرف ملازم یا مزدور کے لئے ہے۔ والسلام

از دفتر ڈاک قادیان - ۲۳ فروری ۱۹۲۲ء

رحیم بخش۔ افسر ڈاک۔

التجاء دعا

برادر مکرم ڈاکٹر مفضل کریم صاحب کوہاٹ سے سفارت برطانیہ کے ساتھ کابل روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب خاص طور پر دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کا وجود باوجود سرزمین کابل میں بابرکت اور باثمر فرمائے

(۲) اخی المکرم ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کوہاٹ سے احباب کی خدمت میں ایک خاص کام کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب توجہ فرمادیں۔ والسلام

خاکسار رشید احمد ارشد عفا اللہ عنہ۔ قادیان

ضرورت ہے

دہلی کے قریب جنگل سرکاری کی حفاظت کے لئے ایک داروغہ کی ضرورت ہے۔ جس کی تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار ہے۔ اس عہدہ کی بہت عزت ہوتی ہے۔ فوجی رسالدار یا جمعدار یا پھر کم از کم دفعدار پنشنر لئے جاتے ہیں۔ احباب سلسلہ میں سے جو فوجی پنشنر عہدہ دار بالا میں سے درخواست کرنا چاہیں۔ تو بہت جلد میرے پاس درخواستیں مع سندات کے بھیجدیں تاخیر نہ ہو۔ ایک ہفتہ کے اندر درخواستیں صاف صاف بمعہ نقول سندات دفتر ہذا میں آجانی ضروری ہیں۔ والسلام۔ ناظر امور عامہ قادیان

توسیع اشاعت الفضل

احباب کرام! الفضل کے خریدار بڑھانے کی طرف خاص توجہ دیں۔ خرچ بڑھ رہا ہے اور آمد کم ہے۔ معاونین کے نام اخبار میں دئے جائینگے۔

(منیجر)

407

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۹ مارچ ۱۹۲۲ء

حضور شہزادہ ویلز کی آمد لاہور

شہزادہ ویلز کے لئے احمدیوں کا تحفہ

۲۵ فروری ۱۹۲۲ء کو حضور شہزادہ ویلز ولیعہد برطانیہ دار السلطنت لاہور میں وارد ہوئے۔ کہا جاتا ہے۔ عدم تعاونیوں نے اس روز شہر میں ہڑتال کر دی تھی۔ مگر اپنی آنکھوں سے جو نظارہ ہم نے دیکھا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے متعلق کسی قدر لکھا جائے۔ عدم تعاونی اخباروں میں شور مچایا گیا ہے کہ ہڑتال کامیاب رہی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کامیاب رہی ہو گی۔ مگر اس کا اثر شہزادہ کے جلوس وغیرہ پر کچھ بھی نہیں پڑا۔ ہم نے خود دیکھا تھا کہ تانگے اسی طرح دوڑتے پھرتے تھے۔ بلکہ اگر لوگوں نے دکانیں بند بھی کی تھیں تو شہزادہ والا جاہ کے جلوس کو دیکھنے کے لئے شہر کی بہت سی آبادی گذرگاہوں پر جمع ہو گئی تھی۔ جن سڑکوں پر سے شہزادہ بہادر کی سواری گذری۔ ان کے دونوں طرف ہزارہا انسانوں کا اجتماع تھا۔ سینکڑوں لوگ اونٹوں وغیرہ پر سوار جلوس دیکھنے کے لئے کھڑے تھے۔ اور حاضرین میں کھدر پوشوں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ اگر کہا جائے۔ کہ یہ سب لوگ دیہاتی ہی تھے تو درست نہیں ہو گا۔ کیونکہ اب یہ امتیاز ہی باقی نہیں کہ شہری لٹھا پہنتے ہیں۔ اور دیہاتی کھدر۔ بلکہ دیہاتیوں کی طرح تعلیم یافتہ عدم تعاونی شہری بھی کھدر پہنتے ہیں۔ اس لئے محض کھدر پوشی اور سادگی کی وجہ سے کوئی اخبار نویس شہزادہ بہادر کے جلوس میں شامل ہونے والے لوگوں کو دیہاتی نہیں کہہ سکتا

اگرچہ یہ سچ ہے۔ کہ دیہاتی لوگ بھی جلوس میں شامل تھے۔ کیونکہ لاہور کو جو مرکزی حیثیت پنجاب میں حاصل ہے۔ اسکی وجہ سے ضروری تھا۔ کہ دیہاتی لوگ بھی آتے۔ اور اس شاہی تقریب سے لطف اندوز ہوتے۔ دوسرے مان لیا کہ وہ لوگ بھی دیہاتی ہی تھے۔ مگر اس سے یہی نتیجہ نکلا کہ دیہاتی آبادی عدم تعاونیوں کے ساتھ نہیں۔ ہم نے جو نظارے وہاں دیکھے۔ اور جس سرگرمی اور جوش سے اہل لاہور کو ہر ایک میلے اور ہر ایک کھیل میں جہاں شہزادہ والا جاہ تشریف فرما ہوتے تھے۔ حصہ لیتے دیکھا۔ اور اس کا جو اثر ہم پر ہوا۔ اس کی بنا پر ہم یہ کہتے ہیں۔ حق بجانب ہیں کہ اخبارات میں دیگر مقامات کے جو حالات ہم پڑھتے رہے ہیں کہ شہزادہ صاحب جہاں جاتے تھے۔ کوئی شخص آپ کے جلوس میں شامل نہیں ہوتا تھا۔ اور لوگ ان تقریبات کو بائیکاٹ کر دیتے تھے۔ یہ سراسر غلط نہیں تو یقیناً مبالغہ آمیز ہی ہیں۔ جتنے دنوں ہم لاہور میں اس عرصہ میں رہے ہیں۔ جب کبھی لاہور کے عدم تعاونی لیڈروں کی کوئی تحریر دیکھنے کا اتفاق ہوتا تھا۔ تب خیال آتا تھا کہ ہندوستان میں عدم تعاون کی ہی کوئی آواز ہے۔ ورنہ ہر طرف یہی نظر آتا تھا کہ لوگ اڑ اڑ کر وہاں پہنچتے تھے۔ جہاں شہزادہ ممدوح تشریف لے جاتے تھے کیا شاہی مسجد کے قریب کے میدان کا اجتماع جسمیں نمائش اور میلہ کیا گیا تھا۔ اس کا شاہد نہیں۔ کیا پولو کے میدان میں مخلوق کا انبوہ اس کا گواہ نہیں۔ کیا بریگیڈ پریڈ کے میدان میں لوگوں کا بہ تعداد کثیر جانا۔ اس حقیقت کو منکشف نہیں کرتا۔ پس جب یہ واقعات موجود ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ یہ افواہ محض مبالغہ ہے کہ شہزادہ کی آمد پر ہڑتال اور شہزادہ کا بائیکاٹ کامیاب رہا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ نام نہاد ہڑتال جو چند گھنٹوں تک رہی۔ یہ تو جلوس کے لئے اور ممد ثابت ہوئی۔ اس قدر دنیا کو دیکھ کر شہزادہ بہادر کے دل پر ہم نہیں جانتے کہ سوائے اس کے کوئی اور اثر پڑیگا کہ رعایا کا اکثر حصہ تاج و تخت برطانیہ کے ساتھ ہے۔ اور گورنمنٹ سے ناراض نہیں۔ اور نان کو اپریشن

کے پابند لوگ ان کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔ مگر چونکہ شور مچاتے ہیں۔ اسلئے زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔

یہاں تک تو عام حالات تھے۔ اب ہم مذہبی احمدی نقطہ نگاہ سے اس کے متعلق کسی قدر لکھنا چاہتے ہیں جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ حضور سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ گورنمنٹ پنجاب کی دعوت پر لاہور تشریف لے گئے تھے۔ چونکہ یہ خبر قبل از وقت الفضل میں شائع ہو گئی تھی۔ اس لئے نواح کے بہت سے احباب بھی وہاں آ گئے تھے۔ ان تمام احمدیوں کی نظر سے اس سفر میں احمدیت کا خاص مقصد ایک دم کے لئے بھی اوجھل نہیں ہوا۔ احمدیوں نے کسی کی جے کے نعرے نہیں لگائے۔ بلکہ جس وقت شہزادہ کی سواری سامنے آئی۔ تو تمام نے بڑے شوق اور جوش و اخلاص کے ساتھ باواز بلند ان الفاظ میں استقبال کیا۔ جن کی منشا تھی کہ خدا آپ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور آپ کا یہاں آنا مبارک ہو۔ کیا بلحاظ دین کے اور کیا بلحاظ دنیا کے۔ حضور خلیفۃ المسیح نے لاہور کے قیام کا ایک ہفتہ وعظ و نصیحت اور ارشاد و ہدایت میں صرف کیا۔ کہیں ان تمام جماعت کے لوگوں کو جو اس موقعہ پر لاہور میں جمع ہو گئے تھے۔ نصیحت فرماتے تھے کہیں جماعت کے نونہال طلبار کالج کو وعظ کرتے تھے۔ کہیں عام لوگوں کو سمجھاتے تھے۔ کہیں ایک جلسہ کی صورت میں تعلیم یافتہ لوگوں کو مذہبی اور روحانی لذت کا شوق دلاتے تھے۔ کہیں دہریت اور مادیت کی رگ پر نشتر رکھتے تھے۔ کہیں عیسویت کا سحر باطل کرتے تھے۔ کہیں منکرین الہام و نبوت کو قائل کرتے تھے۔ کہیں مذہب کے نام سے فساد کرنے والوں کو ان کی غلطی پر متنبہ کرتے تھے۔ کہیں اسلام کی ابتدائی تاریخ کو جو پچھلے مورخوں نے گرد آلود کر دی تھی۔ تابناک صورت میں دکھاتے تھے۔ غرض ایک کیفیت تھی۔ ایک حال تھا۔ ایک ولولہ تھا۔ جو چلتا پھرتا اور کام کرتا اور لوگوں کو کام پر آمادہ کرتا نظر آتا تھا۔ اس سفر میں بہت لوگوں کے شکوک مذہب کے متعلق دور ہوئے۔ بہت سے اوہام باطل ہوئے۔ اور قریباً بیس پچیس شخصوں نے بیعت

یہ تو بادشاہوں کا حشر ہے۔ مگر خدا والوں کا یہ انجام ہوتا ہے۔ مشہور ہے۔ کہ ایک بزرگ کے خلاف بادشاہ ہو گیا۔ ان کو ان کے مُریدوں نے کہا کہ دلّی چھوڑ دیجئے کہ بادشاہ آپ کے مارنے کے درپے ہے۔ سفر سے جب واپس آئے گا تو آپ کو مار ڈالیگا۔ بزرگ نے جواب دیا۔ کہ ہنوز دہلی دُور است۔ اسی طرح ہوتے ہوتے جب وہ بادشاہ دلّی میں داخل ہونے لگا۔ تو انکو کہا گیا کہ اب تو نکل جائیے۔ بادشاہ شہر میں داخل ہو گیا ہے۔ انہوں نے وہی فقرہ کہا۔ اِتنے میں خبر پہنچی۔ کہ دیوار گری۔ بادشاہ نیچے دب کر مر گیا۔

پس اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کی مدد ایسے راہ سے ہوتی ہے۔ کہ جس کا علم نہیں ہوتا۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگل میں تھے۔ صحابہ آپ کے اردگرد رہا کرتے تھے۔ آپ سے جُدا نہ ہوتے تھے۔ مگر اس دفعہ آپ جنگل میں دور رہ گئے اور ایک درخت کے نیچے سو گئے۔ تلوار درخت سے لٹکا دی۔ اِتنے میں ایک کافر پہنچا۔ آپ ہی کی تلوار بے نیام کر کے آپ کو اُٹھایا۔ اور کہا کہ اب آپ کو کون بچائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ بچائے گا۔ اس جملہ نے اسپر ایسا اثر کیا اور ایک بجلی کی رَو سی دوڑ گئی۔ جس سے تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپ نے اُٹھا کر کہا کہ اب تجھے کون بچائے گا۔ اس نے کہا کہ مجھے کوئی بچانے والا نہیں۔ اگر وہ مومن ہوتا۔ تو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سبق لیتا۔ مگر اس نے کہا۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا ؛

پس خدا کی قدرت وسیع ہے۔ اسپر بھروسہ کرنیوالا ضائع نہیں ہوتا۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وطن سے نکلے۔ بے وطن ہوئے۔ مکّہ والے آپ کو نکالکر اپنی کامیابی پر بہت خوش ہوئے۔ لیکن مدینہ والوں کے دل آپ کی طرف خدا نے مائل کر دئے اور آٹھ سال میں آپ کے دشمن آپ کے رحم کے محتاج ہوئے ؛

پس توکل کرنے والے کامیاب ہوتے ہیں۔ دنیا جس بات میں متوکل کی ہلاکت سمجھتی ہے۔ وہی بات اس کی کامیابی کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص اسپر ہاتھ ڈالتا ہے۔ تو وہ ہاتھ شل ہو جاتا ہے زبان کاٹی جاتی ہے۔ وہ دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے جو اس کے خلاف بغض رکھے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ معجزہ نمائی کرتا ہے۔ اور تم نے دیکھا ہے کہ مسیح موعود کے لئے اس نے کیسی کیسی معجزہ نمائیاں کی ہیں۔ اگر اب بھی کوئی توکل نہ کرے۔ تو اس سے بڑھ کر کون ذلیل ہو گا۔ ہم نے زندہ خدا کو دیکھا ہے۔ جسے مخالفوں نے نہیں دیکھا۔ ہمارا زندہ خدا سے تعلق ہے۔ ان کا خدا سے خوف اگر ہے۔ تو وہ ان مچھلیوں کی طرح ہے۔ جن کا ذکر قصوں میں آتا ہے کہ انہوں نے اس لکڑی کو خدا سمجھ لیا تھا۔ جو سمندر میں گری تھی اور اس کے شور سے وہ خاموش ہو گئی تھیں۔ اور جب لکڑی ساکن ہوئی۔ تو وہ اسپر اُچھلنے لگی تھیں ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ ہم نے اس کی طاقتوں کو دیکھا ہے۔ کیا اس کے باوجود انکار ہو سکتا ہے اگر ہو تو اس کے معنے ہیں کہ آنکھیں مردہ ہیں یا دل مُردہ ہیں۔ یاد رکھو کہ ایمان کے مطابق اعمال کا ہونا ضروری ہے۔ خدا مومن کو ضائع نہیں کرتا۔ اگر دنیا میں تکلیف ہو۔ تو اسکو جنت ملنے والی ہے۔ جو ابدی ہے۔ یہاں کی تکلیف چند سال کی ہے۔ جو جلد ختم ہو جائیگی۔ مگر جو اس کے بدلے ملیگا وہ نہ ختم ہونے والا ہو گا۔ جو شخص اس دُنیا کو قربان کر دیگا۔ اسکو وہ نعمتیں ملینگی۔ اسوقت کے بادشاہوں کی حیثیت غلاموں کی سی ہو گی۔ کیونکہ وہ شاہوں کا شاہ ربّ العالمین تمہارا دوست ہو گا۔ کوئی دنیاوی بادشاہ جس کا دوست ہو جائے۔ اسکو نقصان نہیں ہوتا۔ خدا جس کا دوست ہو۔ اس کو کون نقصان پہنچا سکتا ہے ؛

کہتے ہیں کہ ایک شخص نے قاضی کے پاس امانت رکھی۔ واپس آکر مانگی۔ قاضی صاحب مکر گئے۔ جیسا کہ پہلے زمانہ میں قاعدہ تھا کہ بادشاہ ایک دن فریادیں سنتے تھے۔ اس کے مطابق وہ شخص بادشاہ کے پاس گیا۔ بادشاہ نے کہا کہ کل میری سواری نکلیگی۔ تم نے قاضی کے قریب کھڑے ہونا۔ میں تم سے ایسے دوست کی طرح باتیں کرونگا۔ جو مدت کے بعد ملا ہو۔ تم مت گھبرانا چنانچہ دوسرے دن بادشاہ نے ایسا ہی کیا کہ آپ کب آئے۔ اب تک آپ نے ملاقات کیوں نہیں کی وغیرہ قاضی نے علیحدگی میں اسکو بلا کر کہا کہ آپ اپنے روپیہ کی نشانی بتائیں میں بوڑھا ہوں نسیان غالب ہے۔ اس نے بتایا تو قاضی نے کہا کہ پہلے تم نے کیوں نہیں بتایا تھا۔ اور اس کو روپیہ دیدیا۔ غرض خدا تعالیٰ اس انسان کو جو اس کا ہو جاتا ہے وہ کچھ دیتا ہے جو بادشاہوں کو میسر نہیں۔ مومن کو جو ادنیٰ چیز ملیگی۔ وہ یہ کہ اس کو زمین و آسمان سے زیادہ وسیع بہشت ملیگی۔ اس کے مقابلہ میں لوگوں سے جو قربانی طلب کی جاتی ہے۔ وہ کچھ بھی نہیں۔ یہ عام سیاسی شور وشر کیوں ہے۔ محض اس لئے کہ چند ہزار عہدے جو انگریزوں کو ملتے ہیں۔ ہندوستانیوں کو مل جائیں اور دس بیس قانون جو ہزاروں میں سے ہیں۔ بدل دئے جائیں۔ اس کے لئے لوگ جیل میں جاتے ہیں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ یہ لوگ تو قربانیاں کریں۔ اور ہم قربانی نہ کریں۔ جن کا مطمح نظر خدا ہے ؛

یہ باتیں ایمان سے حاصل ہوتی ہیں۔ جس کا ایمان مضبوط ہو۔ دل میں تقویٰ ہو۔ وہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کو ترجیح دے ہی نہیں سکتا۔ دنیا اور اس کی بادشاہتیں حقیر ہیں۔ خدا کے بندے کو جو بادشاہت ملیگی۔ اس سے ان کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسریٰ نے پکڑنے کے لئے یمن کے گورنر کو حکم دیا۔ اس کے قاصد مدینہ شریف آئے کوئی فوج بھی نہ لی۔ محض اس خیال سے کہ کسریٰ کے حکم کو کون ٹال سکتا ہے۔ آپ سے کہا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کل جواب دینگے۔ دوسرے دن فرمایا کہ جاؤ تمہارے خدا کو ہمارے خدا نے مار دیا ہے۔ یہ لوگ یمن میں گئے اور ماجرا بیان کیا۔ گورنر نے کہا کہ چند دن صبر کرو۔ اِتنے میں ایران سے جہاز آیا۔ جس میں ایک شاہی خط آیا کہ ہم نے اپنے باپ کو بوجہ ظالم ہونے کے قتل کر دیا ہے۔ اور ہمارے باپ نے جو عرب کے ایک شخص کی گرفتاری کے لئے حکم بھیجا تھا۔ وہ منسوخ سمجھا جائے وہ لوگ یہ دیکھ کر اسلام لے آئے ؛

جب کوئی شخص گھر سے کسی کام کے لئے نکلتا ہے۔ تو وہ راستہ میں نہیں ٹھہرتا۔ بلکہ اس کام کو انجام دیتا ہے۔ لیکن جس کا کوئی مقصود نہ ہو۔ وہ جب راستے میں چلیگا تو جدھر کو کوئی لے جائیگا۔ ادھر ہی چل پڑیگا۔ یہی حال نکاح کا ہے اس کی غرض اور اس کے مقصد کو لوگ نہیں سمجھتے اسلام نے جو غرض نکاح کی رکھی ہے۔ وہ تو بہت بڑی اور اعلیٰ ہے۔ لیکن عموماً لوگوں کی جو اغراض ہوتی ہیں۔ ان کو بھی اگر کوئی مد نظر رکھے۔ تو فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ دنیاوی اغراض شہوۃ کا پورا کرنا یا اولاد حاصل کرنا ہے۔ اگر یہ غرض پوری ہو۔ تو امن ایک حد تک قائم رہتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کام کسی مقصد سے ہو۔ وہ امن والا ہوتا ہے۔ لیکن جو لوگ ان اغراض کو بھی مد نظر نہیں رکھتے ان کا امن خراب ہوتا ہے۔ بعد میں جھگڑے ہوتے ہیں مثلاً یہ کہ لڑکی کی صورت میں یہ نقص ہے ساتھ مال نہیں لائی کون ہے جو بھی سے اچھی چیز نہیں چاہتا۔ مگر پہلے سوچنا اور کوئی مقصد قرار دینا ضروری ہے۔ مثلاً جن طالب علموں نے پاس ہونا ہے۔ وہ کسی ایک سوال کے حل نہ ہو سکنے سے دل برداشتہ نہیں ہو سکتے۔ مگر جن کا مقصد پاس ہونا نہیں وہ ایک سوال کے حل نہ ہو سکنے پر ہی کمرہ امتحان سے باہر ہو جائینگے۔ نکاح کی غرض اسلام نے تقوی اللہ رکھی ہے۔ اگر دنیاوی اغراض بھی پیش نظر ہوں تو کچھ نہ کچھ امن ہو سکتا ہے۔

(۷ر جنوری ۱۹۲۲ء - بعد نماز عصر)

خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد فرمایا کہ :- خطبات نکاح کی جو غرض ہے۔ اور جس طرف جانبین کو توجہ دلانا منظور ہوتی ہے۔ اس کے متعلق ہمیشہ بیان کیا جاتا ہے۔ خلاصہ اس کا یہی ہے کہ تقویٰ اللہ سے کام لینا چاہیئے۔ اور زندگی کی حقیقت کو سمجھنا چاہیئے۔ زندگی چار روزہ ہے۔ آخر مرنا ہے۔ اس بات کو نہ بھولنا چاہیئے کہ دنیا مزرعہ آخرت ہے۔ اگر اس بات کو سمجھ لیا جائے تو سب جھگڑے مٹ جاتے ہیں۔ لوگ آپس میں جھگڑتے ہیں لیکن کوئی مرجائے تو کہتے ہیں۔ افوہ چار دن کی زندگی کے لئے کیا لڑائی کرتی تھی۔ اگر کسی کا حق کسی کے ذمہ ہو تو موت کے وقت وہ کہتا ہے کہ کیا اسی دن کیلئے میں نے کسی کا حق رکھا تھا۔ پس مومن اور غیر مومن میں اتنا ہی فرق ہے کہ مومن کل سے پہلے سوچے۔ اور غیر مومن بعد میں سوچتا ہے۔ گویا مومن اور غیر مومن کے سوچنے میں چند ساعت۔ چند گھنٹے اور چند دن کا فرق ہوتا ہے۔ مومن آنیوالے وقت سے پہلے سوچتا ہے۔ اور غیر مومن بعد میں کہتا ہے کہ اگر یوں ہوتا تو یوں ہوتا میرے گلے میں جو تکلیف ہے۔ اسلئے میں نے خلاصۃً بتایا ہے کہ مومن اور غیر مومن میں کیا فرق ہے۔ اسلئے چاہیئے۔ کہ ہر ایک معاملہ میں پہلے سے غور کر لیا جائے۔

اسکے بعد شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے فرزند ثالث شیخ یوسف علی صاحب کا نکاح نواب بی بی بنت میاں غلام حیدر صاحب سے پڑھا۔

(۹ر جنوری ۱۹۲۲ء - بعد نماز عصر)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ دنیا میں کئی قسم کی نیکیاں ہوتی ہیں جنمیں سے بعض کا نتیجہ بالواسطہ ملتا ہے جیسے نماز ہے یہ قانون نیچر میں داخل نہیں کہ جو نماز پڑھیگا۔ اسکو ظاہر میں ضرور انعام ملیگا مگر بالواسطہ اس کا انعام مقرر ہے۔ اگر نماز پوری شرائط کے ساتھ ادا کی جائے۔ تو خدا تعالیٰ کسی رنگ میں اس کا بدلہ دیتا ہے کبھی رزاقی کی صفت کے ماتحت کبھی مالکی کی صفت کے ماتحت۔ کبھی کسی اور صفت کے ماتحت۔ مگر یہ لازمی نتیجہ نہیں۔ جو قانون قدرت کے طور پر برآمد ہو۔ بلکہ خدا اپنی قدرت کے ماتحت کوئی انعام عطا فرماتا ہے یا روزہ ہے اس کا نتیجہ کسی ایک معین صورت میں نہیں نکلتا۔ ہاں اگر خدا کے ہاں روزہ مقبول ہو تو اس کا کسی اور رنگ میں بدلہ دیگا مگر بعض امور ایسے ہیں کہ ان کا لازمی نتیجہ طبعی صورت میں ایک ہی ہوتا ہے۔ مثلاً جو گندم بوئیگا۔ اس کا نتیجہ گندم ہی ہوگا۔ خدا کی حکمت یہ نہیں کریگی۔ کہ گندم بوئے تو چنے پیدا ہو جائیں اسی رنگ میں بعض اخلاقی نیکیاں ہیں کہ ان کا معین صورت میں ایک بدلہ ملجائیگا۔ مثلاً سچ بولنا۔ چوری نہ کرنا۔ ان کے نتائج معین بھی ہیں۔ جو سچ بولتا ہے۔ لوگ اسپر اعتماد کرتے ہیں۔ جو چوری نہیں کرتا۔ اسپر بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ اسلئے کوئی شریف آدمی کبھی جھوٹ نہیں بولیگا اور نہ کبھی چوری کریگا۔ کیونکہ وہ خیال کریگا کہ جھوٹ بولونگا تو میرا اعتماد اٹھ جائیگا۔ اور چوری کرونگا تو پکڑا جاؤنگا یہ نیکیاں ہیں۔ مگر ان کے چونکہ طبعی معین نتائج مقرر ہیں اسلئے ضروری نہیں کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کو بھی نہ مانتا ہو مگر وہ جھوٹ نہ بولتا ہو۔ اور چوری سے پرہیز کرتا ہو یا اسی طرح قتل کا دخل ہے۔ علاوہ شرعی گناہ کے اس کا ایک طبعی ظاہر نتیجہ بھی ہے۔ اسلئے ضروری نہیں کہ ایک قاتل نہ ہو۔ اور خدا کو بھی نہ مانتا ہو۔ کیونکہ جو قاتل ہو۔ اسکو سوسائٹی رد کر دیتی ہے۔ اخلاق سے پیش آنا۔ اور امانت و دیانت کی پابندی۔ علاوہ خدا تعالیٰ کی رضا کے ظاہر میں بھی اس کا ایک نتیجہ ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کو نہ مانتا ہو مگر دوسروں سے اخلاق و محبت سے پیش آئے اور دیانت اور امانت سے کام لے۔ پس بعض امور کا نتیجہ طبعی طور پر معین ہے۔ اور بعض کا معین نہیں۔ مخفی ہے۔ اور پھر ان درجات میں بھی اختلاف ہے بعض مخفی اور مخفی تر ہوتے ہیں۔ اور بعض ظاہر اور ظاہر تر ہوتے ہیں۔ اور جو جس درجہ کی نیکی ہو۔ اس کے نتائج بھی اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ مثلاً چوری ایک بدی ہے اس کا فوری نتیجہ ہے۔ سچائی نیکی ہے۔ اس کا فوری نتیجہ ہے۔ مگر نماز ایک نیکی ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ جو گو اعلیٰ ہے۔ مگر مخفی ہے۔ اس لئے اس کے تارک کو جو عذاب ملیگا۔ وہ بھی جلدی ظاہر ہونیوالا نہیں۔ ثواب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک نیکی کا کام کیا جاتا ہے۔ مگر دنیا کے لئے۔ اور ایک اللہ اور رسول کے لئے۔ جو دنیا کے لئے کام ہیں۔ ان کا ثواب فوراً مل جاتا ہے مثلاً سچائی کا۔ اگر اس میں نیت خدا کی رضاء کا حصول بھی کر لیا جائے۔ تو اس کا ثواب اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا۔ جو شخص قول سدید پر دونوں رنگ میں عمل کرتا ہے۔ یعنی اس لئے بھی کہ صداقت اچھی ہے۔ اور اس لئے بھی کہ اس سے رضاء الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اس کو بہت ثواب ملتا ہے۔ یورپ والے قریباً دہریہ ہیں۔ مگر ان کا تجارت کے معاملہ میں صداقت اور سداد پر عمل ہے۔ ان سے لاکھوں کی چیز منگواؤ تو کوئی فریب کا اندیشہ نہیں۔ اسلئے ان کی تجارت کو فروغ ہے۔ اگر ناقص چیز ہو تو وہ لکھ دینگے کہ یہ چیز ناقص ہے۔ اس لئے ہم نے قیمت کم کر دی ہے اگر پسند نہ ہو تو واپس بھیجدیں۔ خرچ ہمارا۔ اسبارے میں وہ نقصان کا بھی خیال نہیں کرتے۔ مگر اور لوگ تجارت میں اس اصول کے پابند نہیں اسلئے انکی تجارت تباہ ہو رہی ہے۔ یورپ کے اس اصول میں گو خدا کی رضا مد نظر نہیں

اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیدا۔ یصلح لکم اعمالکم و یغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیما (احزاب رکوع آخر)

مسلمانو! یہ تو تمہیں کہنے کی ضرورت نہیں کہ سچ بولو اس لئے کہ تم اس پر عمل کرتے ہی ہو۔ اور ہر شریف سچ بولنے کو پسند کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے طبعی نتائج ظاہر ہیں۔ لیکن ہم ایک زائد بات بتاتے ہیں۔ کہ تقوی اللہ کو مدنظر رکھو کیونکہ سدید کہتے ہیں۔ ہر پیچ سے مبرا صاف سیدھی راستی کی بات۔ ممکن ہے کہ ایک بات سچی ہو۔ مگر اسمیں پیچ رکھا گیا ہو۔ کہ موقع پر اس سے نکل جائیں۔ مگر سدید بات میں اسکی بھی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس میں ہر مخفی دھوکے سے اجتناب ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ تم قول سدید پر عمل کرو۔ اور زاید بات یہ ہے۔ کہ خدا کے تقوے سے بھی کام لو۔ کہ خدا کی رضا حاصل ہو۔ یصلح لکم اعمالکم اعمال کو درست کریگا۔ یہ سداد پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے لیکن اگر سداد کے ساتھ تقوی ہوگا تو اسکا نتیجہ اس سے زائد ہوگا۔ وہ یہ کہ یغفر لکم ذنوبکم تمہارے کئی قسم کے گناہ اور کمزوریاں دور ہو جائینگی۔ اور خدا تعالےٰ کی کئی صفات تم پر جلوہ گر ہوں گی۔ اگر قول سدید کیساتھ تقوی بھی مدنظر ہو تو نقصان کچھ بھی نہیں۔ طبعی نتائج ضرور ملتے ہیں۔ اس لئے فرمایا فقد فاز فوزاً عظیما اگر قول سدید پر عمل کرتے ہوئے تقوی اللہ بھی مدنظر ہوگا۔ جو کامیابی ہوگی وہ محض قول سدید پر عمل کرنے والے لوگوں سے بہت زیادہ ہوگی۔ جنکو سچائی کے طبعی نتائج پر یقین ہے۔ گویا سداد پر عمل کا ایک تو طبعی نتیجہ ہوگا اور ایک تقوی پر عمل کرنے سے شرعی ثواب بھی مل جائیگا۔

نکاح کے خطبہ میں رسول کریم نے اس آیت کو پڑھکر ادھر توجہ دلائی۔ کہ اس موقع پر زیادہ پابندی سداد اور تقوی کی ضرورت ہوتی ہے۔ افسوس ہے کہ وہ جن کو کہا گیا تھا کہ تم سداد پر تو عمل کرتے ہی ہوگے۔ وہ اسپر عمل نہیں کرتے اور خصوصاً نکاحوں میں سداد کی پابندی نہیں کی جاتی۔ کہا جاتا ہے کہ اب بات ڈھکی رہے پھر ظاہر ہو جائیگی۔ اس سے علاوہ دنیاوی نقصان کے خدا تعالےٰ کے حضور

خطبہ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

لاہور بر کوٹھی جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر

(فرمودہ ۲۴ر فروری ۱۹۲۲ء)

بعد تلاوت فاتحہ فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان اپنے بندوں پر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے باوجود کمزور ہونیکے اس کے احسان کے ماتحت اسکی دین کی اشاعت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ورنہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو طاقتور سمجھتے ہیں۔ وہ باوجود طاقت وقوۃ کے اور حکومت ومال کے خدمت دین سے محروم رہجاتے ہیں۔ میرے نزدیک ہماری جماعت کے لئے ان ضروری مسائل میں سے جنہیں یاد رکھنا چاہئیے۔ ایک یہ بھی ہے۔ کہ وہ خدا کی قوت پر بھروسہ کریں اپنی طاقت پر نہ جائیں میں نے اپنے مبلغوں کو بارہا بتایا اور میں نے خود بارہا تجربہ کیا ہے۔ کہ جب خدا پر توکل کیا اور اپنے وجود کی نفی کی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے ایسے فیضان جاری ہوئے کہ ان کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے بارہا جب سامان نے جواب دیدیا۔ موقع پر خدا تعالیٰ نے وہ کچھ دکھایا۔ اور ایسے نازک موقع پر ایسی باتیں بتائیں جو دوسروں کے لئے ہی نہیں اپنے لئے بھی حیرت میں ڈالنے والی تھی۔

متوکل کی مثال ایسے بچے کی ہے جو ماں کی گود میں ہو۔ اس بچے کی نہیں جو چلتا پھرتا ہو۔ چلنے پھرنے والے بچے کے لئے ماں کی محبت جوش ماریگی وہ اس کے کھانے پینے کے لئے دیگی مگر جو اس کی گود میں ہو اسکا اسکو بہت خیال ہوگا۔ یا یہ کہو کہ اس چھوٹے قد کے انسان کی مثال ہے جو کسی بڑے تنومند اور قد آور انسان کے کندھے پر سوار ہو جو توکل کرتا ہے وہ خدا پر بھروسہ کرتا ہے۔ اور خدا اس کے کام آپ درست کرتا ہے۔

اسی جلسہ کے موقع پر دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے کیا کیا تین مہینہ سے مجھے کھانسی تھی۔ دواؤں سے علاج نہ ہوتا تھا۔ حتی کہ جلسہ کو ملتوی کرنے کا بھی خیال آیا۔ چونکہ میں خیال کرتا تھا کہ بولا نہیں جائیگا۔ اس لئے دوسرے دن کا مضمون پہلے دن رکھا۔ لیکن آپ میں سے بہت کو معلوم ہے کہ اس دفعہ تقریر پہلی تقریروں سے زیادہ لمبے عرصہ تک ہوتی رہی۔ اور عجیب بات یہ کہ کھانسی کا مرض بھی ہٹ گیا ڈاکٹر کہتے تھے کہ مت بولو مگر بولنا ہی کھانسی کا علاج ہو گیا یہ خدا کا فعل اور تصرف تھا۔ پھر جتنی کمزوری لاحق تھی اس کے لحاظ سے ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ جلسہ کے بعد کام بالکل چھوڑ دیا جائے۔ لیکن یہ خدا ہی کی مدد ہوتی ہے۔ کہ میں نے معاً شہزادہ ویلز کی کتاب لکھی جو اسی صفحہ کی کتاب ہے۔ اس کے ترجمہ کے دو تین دن متواتر لگے انتظام جماعت کیلئے جو تجاویز ہوئیں ان میں حصہ لیا۔ اب ایک اور کتاب لکھی ہے۔ جو امیر افغانستان کے لئے ہے۔ ان ایام میں کام کی وہ کثرت رہی کہ بعض راتوں کو ایک ایک دو دو بجے تک کام کرنا پڑا۔ اور بعض دفعہ کھانا بھی نہیں کھایا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے کام کرنے کی توفیق دی۔ اسلئے میں جماعت کو کہتا ہوں کہ خدا پر بھروسہ کرو۔ اور اپنے پر بھروسہ مت کرو۔ خوب یاد رکھو کہ سامان دنیوی بھی خدا ہی کے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ وہ اپنی قدرت نمایاں کیا کرتا ہے۔ اور ظاہری قانون قدرت کے علاوہ اس کا ایک اور قانون ہے۔ جو وہ اپنے پیاروں کے لئے ظاہر کرتا ہے۔ پھر تم اپنے پر مت نظر ڈالو۔ بلکہ خدا کو دیکھو کہ وہ کیسے مورد نصرت کرتا ہے۔ دنیوی کاموں میں بھی اسپر سامان کے ساتھ توکل کرو۔ مگر دینی مقامات میں خصوصاً توکل کی بہت ضرورت ہوتی ہے بیشک دنیا میں سامان ہوتے ہیں۔ مگر جو چیز دین کی راہ میں روک ہے اسکو چھوڑ دو خدا تمہیں ضائع نہیں کریگا۔ خدا کی طاقت کا بندوں کی طاقت سے موازنہ نہیں کرنا چاہئیے۔ بڑے بڑے طاقتور دم کے دم میں فنا ہو جاتے ہیں۔ بادشاہوں کی زندگیاں لمحوں میں ختم ہو جاتی ہیں۔ سکندر کا مشہور واقعہ ہے کہ چھوٹی سی عمر میں یونان سے اٹھکر دنیا پر چھا گیا۔ مگر فتوحات سے خوشی بھی حاصل نہ کر سکا۔ واپسی پر جنگل ہی میں مر گیا۔

بھی کی۔ امید ہے کہ اور بھی لوگ اس سے حصہ لینگے۔

بظاہر تو اس سفر کی غرض شہزادہ ویلز کا استقبال تھا والا یہ سفر اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے تھا۔ ماسوا ان تمام لوگوں کے جن کو پیغام حق سننے کا موقع ملا۔ خود شہزادہ ولیعہد کو جو تحفہ دیا گیا۔ اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ علاوہ اپنی اہمیت مضمون کے اپنی جدت میں انوکھا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ شہزادہ بہادر کو ان کے تمام سفروں میں کبھی نے اس جدت کے ساتھ ایسا تحفہ نہیں دیا ہو گا۔

اس تحفہ میں اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ ہے۔ اسلام کی افضلیت اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دعوت ہے۔ جس غرض سے یہ تحفہ دیا گیا ہے اس کے لئے بہت دعائیں کی گئی ہیں۔ اور احباب کو چاہیئے کہ اب بھی دعا کریں۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ ہماری دعا ہے کہ شہزادہ ویلز والا جاہ اپنی قوم کی طرف اسلام کے پہلے سفیر ہوں۔ سب احمدی اس دعا میں شامل ہو کر آمین کہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس تحفہ کے حقیقی طور پر قبول کرنے کی شہزادے کو توفیق دے اور شہزادے کی قوم کے لئے بھی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین ٭

ٹیکسوں اور محصولوں میں اضافہ

سر ملکم ہیلے نے سنہ ۲۳-۱۹۲۲ء کا بجٹ پیش کرتے ہوئے اعلان کیا کہ گذشتہ سال ۳۴ کروڑ روپیہ کا خسارہ رہا۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ ۹ کروڑ سے اوپر آمدنی میں خسارہ رہا۔ اور مصارف میں ۱۴ کروڑ سے زیادہ صرف کرنا پڑا۔ تجویز ہے کہ حسب ذیل طریق سے خسارہ پورا کیا جائے۔ ریلوے مسافروں کا کرایہ ۲۵ فیصدی بڑھا دیا جائے۔ شرح ڈاک میں اضافہ کر دیا جائے۔ عام محصولات میں بلحاظ قیمت گیارہ سے ۱۵ فیصدی اضافہ کر دیا جائے۔ اور اسی طرح کپاس کا محصول ۳½ سے ۷½ فیصدی تک بڑھا دیا جائے۔ شکر کا محصول ۱۵ سے ۲۵ تک بڑھایا جائے۔ اور دھاگہ جو باہر سے آئیگا اس پر ۵ فیصدی محصول لیا جائے گا۔ مشینری لوہے فولاد اور ریلوے سامان پر ۲½ سے تا ۱۰ فیصدی بڑھایا گیا ہے۔ بیر شراب اور سپرٹ پر ۲۰ فیصدی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ مشینوں اور نمک پر محصول دو چند کر دیا گیا ہے۔ عیش و عشرت کے سامان پر جو محصول لگے ۳۰ فیصدی لیا جائیگا۔ انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس لگائے گئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۲ر جنوری ۲۲ء - بعد نماز عصر)

مسجد مبارک میں جب اندرونی حصہ پُر ہو جاتا ہے۔ تو احباب مسجد کی چھت پر جا کر نماز باجماعت پڑھتے ہیں اور نیچے سے بلند آواز سے امام کے ساتھ ساتھ تکبیر کہی جاتی ہے۔ جس کے مطابق اوپر والے اپنی نماز ختم کرتے ہیں۔ اگرچہ امام جہاں کھڑا ہوتا ہے۔ وہاں چھت میں سوراخ کر کے آواز کو اوپر پہنچانے کے لئے ایک اس قسم کا چوڑے منہ کا نلکا لگا دیا گیا ہے۔ جیسا فونوگراف کے منہ پر ہوتا ہے۔ مگر تاہم آواز رسانی میں پوری کامیابی نہیں ہوئی۔ آج بھی اسی طرح اوپر بہت سے لوگ تھے۔ مگر نیچے سے ایک صاحب ایسی باریک آواز سے تکبیر کہہ رہے تھے۔ کہ ان کی آواز مسجد کے اندر بھی پورے طور پر سنائی نہیں دیتی تھی۔ جس سے اوپر والوں کی نماز بے ترتیب ہو کر ختم ہوئی۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے بعد نماز فرمایا کہ:-

تکبیر محض تبرک کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ضرورت کے لئے ہوتی ہے۔ چاہیئے کہ بلند آواز سے کہی جائے ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ اوپر والوں نے غلط نماز پڑھی ہے۔

(۳ر جنوری سنہ ۱۹۲۲ء - بعد نماز عصر)

فرمایا:- اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے۔ جلسہ سے پہلے کھانسی زیادہ تھی۔ اب بجائے زیادتی کے کمی پر ہے۔ پہلے مجلس میں بیٹھتے تھے تو ہوتی تھی۔ اب بہت کم ہے۔ امسال اس کھانسی کی وجہ سے خیال تھا۔ کہ کم بول سکونگا۔ حالانکہ اس دفعہ پہلے سے زیادہ بولا ہوں یعنی کوئی بیس گھنٹے۔

ایک صاحب نے مولوی محمد علی صاحب و خواجہ کمال الدین صاحب کے ذکر میں عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی کے دل میں دوسروں کی نسبت کم جلن ہے۔ فرمایا کہ مولوی محمد علی صاحب کے دل میں جلن تو ہے۔ اور وہ کم بھی نہیں کیونکہ جب وہ یہاں آئے۔ تو دوسروں نے کھانا کھا لیا مگر انھوں نے نہ کھایا

اس ذکر میں کہ حضرت صاحب کو ماننے اور نہ ماننے کا کیا اثر ہے۔ فرمایا کہ قرآن و حدیث تو وہی ہیں۔ لیکن کچھ تو بات ہے۔ جب ہم حضرت مسیح موعود کو ماننے والے اٹھاتے ہیں۔ تو قرآن ہم سے باتیں کرنے لگتا ہے۔ اور ان سے منہ پھیر لیتا ہے۔ حالانکہ جتنے علوم و سامان اور کتب خانہ اور دولت وغیرہ ان کے پاس ہیں۔ ہمارے پاس ان کا کوئی بھی مقابلہ نہیں۔ مگر جب ہم کہتے ہیں کہ لاؤ قرآن اور کرو فیصلہ۔ وہ پیٹھ پھیر دیتے ہیں۔ وہ حضرت صاحب کا تعلق ہی ہے کہ ضرورت کے وقت فیضان بن کر نازل ہوتا ہے اب دیکھو سورہ فاتحہ ہی کی جس قدر تفسیریں ہماری جماعت میں کی گئی ہیں۔ ان سب کو اگر جمع کیا جائے۔ تو تفسیر کبیر کے برابر بن جائے۔ اور ابھی گویا کچھ بھی نہیں۔ وہ لوگ تفسیر کرینگے۔ تو لغت اور صرف نحو اور منطقی و فلسفی موشگافی بیان کر کے ختم کر دینگے۔ مگر یہاں علوم کے دریا بہ جاتے ہیں ٭

یہی مضمون جو میں نے سلوک مراحل کے متعلق سورہ فاتحہ سے بیان کیا ہے۔ ایک لمحہ میں مجھے بتایا گیا۔ اور جب میں نے اسے لکھنا شروع کیا تو میری انگلیاں درد کرنے لگیں۔ اور میں بے اختیاری کی حالت میں نہایت روانی سے لکھتا گیا۔ نہیں جانتا تھا کہ کیا لکھ رہا ہوں۔ جب ختم کر کے پڑھا تو معلوم ہوا کہ کیا لکھا ہے

نو مبایعین (۱) عالم خان۔ علاقہ خوست (۲) محمود عالم علاقہ خوست (۳) سعد الدین علاقہ خوست (۴) فضل الدین منوہر پور۔ ضلع گورداسپور۔ حال مقیم کوئٹہ۔

(۵ر جنوری سنہ ۱۹۲۲ء - بعد نماز عصر)

مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آج شہزادہ ویلز کے لئے تحفہ والا مضمون شروع تو کر دیا ہے۔

(۶ر جنوری سنہ ۱۹۲۲ء - بعد نماز عصر)

ایک نکاح کا خطبہ مسنونہ پڑھنے کے بعد فرمایا کہ:-

نکاحوں کے معاملہ میں جن جن ہدایتوں کی ضرورت ہے اور جو صحیح رستہ ہے جس سے امن قائم رہتا ہے۔ ہم وہ بیان کرتے رہتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے لوگ سمجھتے نہیں۔ اصل میں لوگ بغیر مقصد کے کام کرنے کے عادی ہیں۔ جس سے انجام کار خرابی لازم آتی ہے۔ اگر مقصد کو پیش نظر رکھ کر کام کیا جائے۔ تو نقص نہیں ہوتا۔ دیکھو

تو خدا کے مقابلہ میں کسی کی دنیاوی طاقت کچھ کام نہیں دیتی۔ ہمیں تبلیغ اسلام میں لگ جانا چاہیئے جو لوگ کسی جماعت کے امیر یا سکرٹری ہیں۔ وہ ادہر توجہ کریں ہماری مثالی ڈاکٹر کی نہیں۔ گڈرئے کی ہے۔ جس کی ایک بھی بھیڑ گلے میں واپس نہ آئے۔ تو وہ اس کی تلاش میں اِدھر اُدھر دوڑتا ہے۔ یہ نہیں کہ جو ہمارے پاس آگیا۔ اس کی ہم نے خبر لے لی۔ بلکہ جو نہیں آتا۔ اس کا سبب معلوم کریں۔ اس میں جو کمزوری ہو۔ اس کو دور کریں۔ اور اس وقت تک ہم چین نہ لیں۔ جب تک ایک بھی شخص خدا کے دین سے باہر ہو۔ یہ کافی نہیں۔ کہ چند ہزار یا چند سو کو ہم نے بچا لیا۔ کیونکہ کوئی شخص خوش نہیں ہو سکتا کہ اس کا آدھا جسم تندرست ہو۔ لاہور کی آبادی ایک لاکھ کی ہے۔ جب تک ان میں سے ایک بھی احمدیت سے باہر ہے۔ ہمیں آرام نہیں لینا چاہیئے۔ کسی ماں کے اگر بارہ بچے ہوں۔ تو وہ ایک کے گم ہونے کی صورت میں گیارہ پر صبر نہیں کر سکتی۔ پھر ہمیں کیسے صبر آ سکتا ہے۔ کہ لاکھ کی آبادی میں سے ہزاروں ہزار باہر ہوں۔ یہ مت دیکھو کہ ہم اتنے ہو گئے بلکہ یہ دیکھو کہ ہم میں ملنے سے کتنے باہر ہیں۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ وقت کم ہے۔ اس طرف توجہ کرو۔ قدم سست مت اٹھاؤ۔ تمہاری نگاہ وہاں نہیں پڑتی۔ جہاں میں دیکھ رہا ہوں۔ تم ان باتوں کو کل دیکھو گے۔ جن کو میں آج دیکھ رہا ہوں۔ تم میں سے ہر ایک سمجھے۔ کہ اس وقت دنیا میں خدا کا مظہر محمد مصطفےٰ کا بروز مسیح موعود آ چکا ہے۔ جو آدم ثانی بھی ہے۔ میرا فرض ہے کہ ہدایت جاری کروں۔ وقت گذر رہا ہے۔ جو محسوس نہیں ہوتا۔ اسلیئے وقت کی قدر کرو اور سستی کو چھوڑ دو۔

اسکے بعد میں احباب کو اطلاع دیتا ہوں کل مغرب کے بعد یہاں کے اور بیرونجات کے جو احباب آئے ہوئے ہیں۔ جمع ہو جائیں اسوقت بھی کچھ نصائح کی ہیں۔ اسوقت بھی نصائح اور مواعظ بیان کرونگا۔ کیونکہ ہمارا یہاں آنا اس سے مجھ کو بھی اور آنیوالوں کو بھی فائدہ ہو جائے۔ اور وہ غرض پوری ہو جائے جس کیلئے ہم کھڑے کئے گئے ہیں۔

ایک غیر احمدی کے چند سوالوں کے جواب

سوال نمبر ۱ - قرآن شریف میں لکھا ہے کہ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللّٰہ - یعنی خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم پر حرام کیا ہے۔ مردار کو خون کو اور سؤر کے گوشت کو اور جو پکارا جائے اللہ کے غیر کے نام کے ساتھ۔ آیا مراد یہ ہے کہ مُردار کو حرام کر دیا۔ اور خون کو بھی حرام کر دیا۔ کیونکہ ان چیزوں کا نام صریح الفاظ میں ہے۔ چونکہ خنزیر کے گوشت کا ذکر ہے۔ تو وہ حرام ہو گیا۔ لہذا چربی اور پوست اور ہڈی کا ذکر نہیں۔ تو وہ حرام نہیں چربی خنزیر کی اور چمڑہ خنزیر کا اور سوائے گوشت کے باقی کا خنزیر حلال ہو گیا ؟

جواب سوال نمبر ۱ - قرآن شریف میں سوٴر کا گوشت حرام کیا گیا ہے۔ گوشت کے کئی اجزاء ہیں۔ مثلاً پٹھے۔ رگیں۔ جھلیاں۔ پردے۔ چربی بلکہ چمڑا بھی کیونکہ بکری اور کھروڑوں کا چمڑا بھی گوشت ہی سمجھ کر کھایا جاتا ہے۔ گوشت کو ان میں سے الگ کرنا نادانی ہے۔ پھر تو کوئی کہیگا۔ کہ سوٴر کا پھیپھڑا دل اور جگر اور انتڑیاں وغیرہ حلال ہیں۔ اور اس کی کھیری اور تھن علےٰ ہذا القیاس اجزاء حلال ہیں ہڈی کو تو کوئی کھاتا ہی نہیں۔ ہڈی بغرض گوشت تاریخ جو گوشت کی ابتدائی حالت ہے۔ استعمال کیا جاتا ہے۔ ہڈی تو مثل گٹھلی کے ہے۔ علاوہ ازیں قرآن کریم میں سوٴر کو ناپاک اور گندا بتایا گیا ہے تو ناپاک گندا جب ہوا تو تمام اجزاء اس کے ناپاک ہو گئے۔ دیکھو او لحم خنزیر فانہٗ رجس خنزیر کا گوشت بھی حرام ہے۔ کیونکہ وہ ناپاک ہے پارہ ۸ رکوع ۵

سوال نمبر ۲ - قرآن کریم میں نماز کی رکعات کی تعداد نہیں۔ نہ سنتوں کی تعداد ثابت ہوتی ہے۔ لہذا جو لوگ گرمے سے یعنے مسلمان کہیں سے یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ نماز کی تعداد رکعات قرآن میں اتنی ہیں۔ تو پھر سب سے پہلے مُسلمان قرآن کے منکر ہوئے۔ جو قرآن کریم کے خلاف کرتے ہیں۔ مثلاً مسلمان پانچ وقت مسجدوں میں اذان دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں کہیں اس کا ذکر نہیں ہے

جواب سوال نمبر ۲ - یہ سوال مُسلمانوں پر نہیں آتا۔ کیونکہ مسلمانوں نے کب یہ دعوےٰ کیا ہے۔ اور اس بات کا کب اعلان کیا ہے۔ کہ قرآن شریف میں تعداد رکعت ہیں یا مفصل اذان ہے۔ جب مُسلمان اس بات کے قائل ہی نہیں۔ تو قرآن شریف کی نافرمانی مسلمانوں کی طرف کیونکر منسوب ہوئی۔ مسلمان تو یہ جانتے ہیں۔ کہ نماز کا صریح حکم قرآن کریم میں ہے جیسے اقیموا الصلوٰۃ نماز کو قائم کرو۔ اور اذان کا ذکر اس طرح پر ہے۔ واذا نادیتم الی الصلوٰۃ اتخذوھا ھزوًا ولعبا۔ کہ جب تم نماز کی طرف اونچی آواز سے پکارتے ہو۔ تو کافر اپنی نادانی کی وجہ اسکو ہنسی ٹھٹھا بنا لیتے ہیں۔ پارہ ۶ رکوع ۱۳ یعنے اجمالی ذکر ہے۔ تفصیلی نہیں۔ باقی تفصیل کے متعلق قرآن کریم نے نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقرر کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم - اے رسول تمہاری طرف اس قرآن کو اس لئے نازل کیا ہے۔ کہ تو لوگوں کو کھولکر بتائے۔ جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ پ ۱۴ ع ۱۴ اور فرمایا ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا - کہ جس چیز کا تم کو رسول حکم دے۔ اسکو اختیار کرو۔ اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ۔ پارہ ۲۸۔ رکوع ۴۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اگر ہر کوئی قرآن سے ہر بات نکال سکتا ہے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان کرنے والا مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اور اگر ہر ایک حکم مفصل قرآن شریف میں موجود ہوتا۔ تو پھر یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ جس سے رسول روکے۔ رک جاؤ۔ اور جو حکم دے۔ اس کو کرو۔

سوال نمبر ۳ - مسلمانوں کا یقین ہے کہ رمضان میں شیاطین قید کئے جاتے ہیں۔ تو ماہ رمضان میں لوگ ہزارہا قسم کے گناہ کیوں کرتے ہیں۔ اور کیوں

خاص و عام سب کے سب نیکو کار نہیں بنجاتے - اور لوگ بُرائیاں کرتے ہیں - اور شیاطین کے وساوس برابر جاری رہتے ہیں - بس -

جواب سوال نمبر ۳ - رمضان شریف میں صرف ان لوگوں کے شیاطین بند ہوتے ہیں - جو روزے رکھتے ہیں - اور انہی کے لئے جنت کے دروازے کھلتے ہیں - اور دوزخ کے دروازے بند ہوتے ہیں باقی قرآن کریم نے شیطانوں کی دو قسمیں بنائی ہیں - ایک جن اور ایک انسان جن تو باندھے جاتے ہیں - لیکن انسان شیطان کھلے رہتے ہیں *

سوال نمبر ۴ - حدیث میں ہے کہ دوزخ ایک دن بالکل خالی ہو جاویگا - کوئی کفار - مشرک دوزخ میں نہ رہیگا - تو معلوم ہوا - کہ یہ حدیث صریح قرآن کریم کے خلاف ہے - سینکڑوں جگہ خلود فی النار قرآن میں کفار کیلئے مذکور ہے - اور خلود کے معنے ہمیشگی کے ہیں - تمام اکابرین تفاسیر میں ہمیشگی کے معنے کرتے چلے آئے ہیں *

جواب سوال نمبر ۴ - اس میں شک نہیں کہ خلود فی النار کے معنے ہمیشگی کے ہی ہیں - لیکن قرآن کریم نے ایک نفذ بھی رکھا ہے - جس سے اس حدیث کی سچائی کی گنجائش ہے - قال النار مثواکم خالدین فیھا الا ماشاء الله - اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ آگ تمہارا ٹھکانہ ہے اس میں ہمیشہ رہنا ہو گا - مگر یہ کہ خدا چاہے - پارہ ۸ رکوع ۲ *

سوال نمبر ۵ - فقہ کے اصل معنے کیا ہیں - اور مقصد کیا ہے *

جواب نمبر ۵ - فقہ کے معنے اصل تو سمجھنے اور سمجھدار ہونے کے ہیں - مگر مسلمانوں کی اصطلاح میں فقہ ان احکام کے مدلل جاننے کا نام ہے - جو عمل سے تعلق رکھتے ہوں - فقیہ اس کو کہتے ہیں - جو علم احکام دلیل کے ساتھ رکھتا ہو

المفتی

حافظ روشن علی صاحب بقلم عطار محمد

۳۰ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز

آیندہ نظارت تالیف و اشاعت کی زیر نگرانی نکلا کریگا

تشحیذ الاذہان کی علیحدہ اشاعت موقوف

تمام احباب کرام جماعت احمدیہ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ حسب منشاء حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ و فیصلہ صدر انجمن احمدیہ آیندہ جماعت کی توجہ مرکزی طور پر یکجا اور کام کو مختصر پُر جوش بنانے کے لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور تشحیذ الاذہان علیحدہ علیحدہ دو رسالے نہیں نکلا کرینگے - بلکہ ایک ہی رسالہ زیر نگرانی نظارت تالیف و اشاعت شائع ہوا کریگا - ریویو آف ریلیجنز کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احترام میں مقدم رکھا گیا ہے - اور تشحیذ الاذہان کے ذریعہ جو کام ہو رہا ہے - وہ بھی اسی سے لیا جائیگا - چونکہ تشحیذ الاذہان کی باقاعدہ اشاعت اور مضامین کا کام گذشتہ گیارہ سال بہت تسلی بخش رہا ہے - اسلئے یہ خبر احباب کے اطمینان کا موجب ہو گی کہ تشحیذ الاذہان کا عملہ ہی اس خدمت پر لگایا گیا ہے - پس جہاں ریویو آف ریلیجنز پہلے سے زیادہ حجم (۴۸ صفحے) پر اپنی شان خصوصی کے ساتھ شائع ہو گا - وہاں تشحیذ الاذہان کے خریداروں کے مطالعہ میں بھی کسی قسم کا فرق نہیں آئیگا - کیونکہ تشحیذ ہی کا ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی خدمت ادارت پر متعین ہوا ہے -

ماہ مارچ سے تشحیذ کے خریداروں کے نام (بجز ان کے جو پہلے ہی سے خریدار ہیں) ریویو آف ریلیجنز ہی پہنچا کریگا - اگر ان کی طرف سے ۱۹۲۲ء کی قیمت تشحیذ وصول ہے - تو اس کے متعلق یہ درخواست ہے - کہ نصف روپیہ اعانت تشحیذ فنڈ میں دیدیں - اور نصف کے معاوضے میں کسی غریب طالب علم یا غیر احمدی کے نام ریویو جاری کرا دیں - اور اس ریویو آف ریلیجنز کی قیمت (جو ان کے نام جاری ہے یا اب بجائے تشحیذ جاری کیا جائیگا) الگ ادا کریں - اس تھوڑے سے ایثار سے ریویو کی اشاعت بڑھ جائیگی - اور تبلیغ و اشاعت کا فرض بھی بغیر کسی مزید خرچ کے ادا ہو جائیگا -

۲ - ریویو آف ریلیجنز کا حجم آیندہ ۴۸ صفحے ہو گا - اور جوں جوں اشاعت بڑھیگی - اور سامان طباعت ارزاں ہو گا - حجم بڑھایا جائیگا - قیمت سالانہ تین روپے اور طالب علموں کے لئے اڑھائی روپیہ نصف قیمت کی رعایت اب جاری نہیں رکھی جاسکتی - کیونکہ رسالہ کا خرچ اس کی آمد سے نکالا جایا کریگا - نہ کہ اشاعت فنڈ سے -

۳ - اب جبکہ دو رسالوں کی بجائے ایک رسالہ کر دیا گیا ہے - اسلئے احباب کرام پر واجب ہے - کہ وہ اس کی توسیع اشاعت میں پوری پوری کوشش فرمادیں - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق رسالہ کی اشاعت دس ہزار تک پہنچا دیں - اس کے لئے ابتدائی کارروائی کے طور پر ہر خریدار کو کم از کم دو خریدار مہیا کرنے چاہئیں - اور موجودہ خریداروں میں سے کسی کو خریداری سے دستکش نہیں ہونا چاہیئے -

ناظر تالیف و اشاعت - قادیان

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ ۲۷

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدینؓ صاحب کا بنا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑبال سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند گروں کیلئے اور موسم گرما میں آنکھیں دکھتی ہوں۔ آنکھوں سے پانی ہر وقت بہتا ہو۔ نظر بڑھانے کیلئے بہت مفید ہے۔ اور دیگر امراض چشم کیلئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۶/ اصلی ممیرا جس کی قیمت ۱۲ روپیہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالا جاوے۔ یہ سرمہ خاصکر جس کی آنکھیں گرمی کی موسم میں دکھتی ہوں۔ ان کیلئے بہت مفید و مجرب ہے۔ **استعمال** صبح و شام دو وقت سلائی ڈالا کریں۔ آٹھ روز کے استعمال کے بعد فائدہ ثابت نہ ہو تو سرمہ واپس کر کے قیمت واپس کر والیں۔

شہید مرحوم صاحبزادہ عبد اللطیف کے حالات حصہ اول دوم ۷/ محصولڈاک ا/ کل ۸/ کے ٹکٹ بھجوا دیں۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلس البول و سیلان منی و دیو سرت و ور د مفاصل وغیرہ وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول ۱۲/ قسم دوم ۸/ فی تولہ

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ۔ اور سفید ماشی۔ ریشمی۔ اور سوتی لُسری صافے اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

المشتہر
محمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان پنجاب

پیٹ کی جھاڑو ۲/۲

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے۔ آپ نے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا۔ شفایاب ہوا۔ اس لئے کم از کم کچھ گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آدیں صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصول ڈاک ۱۲/

المشتہر
سید عبد اللہ عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

پانی پت کے اونی کمبل ۱۲/۱۲

پاک و صاف ملائم اون کے مختلف وضع قطع کے عمدہ خوبصورت اور پائدار نہایت گرم تیار ہونے کیوجہ سے پانی پت کا کمبل خاص طور پر تمام ہند میں مشہور ہے۔ چونکہ اب موسم سردی کا ہے لہذا جن صاحبان کو ضرورت ہو۔ فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت بمقابلہ خوبیوں کے نہایت ہی کم ہے یعنی ۵ روپے سے ۵۰ روپے۔ نیز ہمارے ہاں پیتل کے خوبصورت بذریعہ کمانی خود بخود کھلنے والے سرو تے بھی نہایت عمدہ پختہ تیار ہوتے ہیں۔ قیمت ۱/ سروتی ۱۲/

المشتہر
شیخ محمد محی الدین کمبل مرچنٹ پانی پت

آٹا پیسنے کی چکی ۳/۴

یا لوہے کا خراس ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم رس نکالنے والے جس سے شکر گڑ تیار کیا جاتا ہے۔ کارخانہ میں تیار رہتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام عمدہ مصفا ہر قسم تیار کیا جاتا ہے۔ نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔

مستریان غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ (گورداسپور)

الفضل

سلسلہ احمدیہ کا آرگن ہے۔ اسمیں اشتہار دینے سے لاکھ آدمی تک خبر پہنچ جاتی ہے۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت دیوانی باجلاس شیخ محمد حسین صاحب

منصف درجہ اول رعیہ مقام نارووال

گورنجش رائے ولد پنڈت سیورام قوم برہمن ساکن واتی وال علیہ

بنام

جھنڈا ولد دارا قوم چنگڑ ساکن اودکے کلاں تحصیل رعیہ

دعوے ۱/ ۱۲

بنام جھنڈا ولد دارا قوم چنگڑ ساکن اودکے کلاں تحصیل رعیہ مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے۔ کہ تم ۲۲ ۱۸ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کیجاوے گی۔ آج بتاریخ ۲۷ ماہ فروری ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

مرغ کی گولیاں ۴/۴

میں نے ایک بچہ مرغ کو چودہ تولہ ہڑتال ورقی ڈیڑھ ماہ میں کھلا کر پھر اس کو ذبح کر کے اس کے پیٹ میں (مقوی الاعضاء رئیسہ) ادویات بھر کر روغن گاؤ میں بریاں کر کے گولیاں تیار کی ہیں۔ جن کے استعمال سے تمام اعضاء رئیسہ میں از سر نو طاقت آجاتی ہے۔ اور بوڑھوں کو عالم شباب میں لے آتی ہے۔ علاوہ ازیں درد ریح وغیرہ کو بھی مفید ہیں۔ زیادہ تفصیل سے ان کے فوائد لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہر شخص ہڑتال کی خوبی کو جانتا ہے۔ خوراک ایک گولی صبح اور ایک گولی شام ہمراہ دودھ پوری خوراک چالیس روز تک ہے۔ قیمت بلحاظ محنت و فوائد کے معمولی فیہ درجن ۸/ رکھی گئی ہے۔ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

نوٹ:۔ اب صرف گولیاں ۲۰ خریداروں کیلئے باقی رہ گئی ہیں۔

المشتہر
خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم
گوجرانوالہ گلی شاہدولہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو جواب

۲۴ فروری کا اہل حدیث جسمیں آپ نے میرا خط اور اور اس کا جواب لکھا ہے۔ میرے مطالبہ پر ۳ مارچ کے اہل حدیث کے ساتھ ملا۔

میں نے فیصلہ کے لئے چار صورتیں پیش کی تھیں انمیں سے آپ نے دوسری صورت اختیار کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ روپے جمع کرا کے رسید مجھے بھیجدو آپ کا اور آپ کے ہمنواؤں کا قسم کھانے سے گریز بتا رہا ہے۔ کہ آپ خدا کیلئے کوئی کام نہیں کر سکتے۔ اور جو کچھ کرتے ہیں۔ روپے کے لالچ میں اندھے ہو کر مولوی صاحب اگر آپ فی الحقیقت دین کیساتھ مذاق نہیں کر رہے۔ بلکہ اس خداوند زمین و آسمان کو (جس کے قبضہ قدرت میں جمادہ جہان کی مہار ہے) جو میرا اور آپ کا پروردگار ہے۔ اور جس کے حضور میں ہر شخص اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے حاضر ہو گا الٰہی حاضر ناظر جان کر ایک نتیجہ خیز تصفیہ چاہتے ہیں۔ تو کارروائی میں خواہ مخواہ کی طوالت اور پیچیدگی نہ اختیار کریں۔ مجھے اطمینان ہونا چاہیئے کہ آپ اس مباحثہ کے متعلق فیصلہ کرنے پر آمادہ ہیں۔ سو اس کے ثبوت میں یوں کیجئے کہ آپ بھی اپنا تین سو روپیہ اسی مسلمہ فریقین شخص کے پاس جمع کرا دیں کیونکہ میرا تین سو روپیہ جمع کرانا تو اس فیصلہ کیلئے ہے۔ مضمون مندرجہ اہل حدیث ۱۰ جنوری کی ۵ مطالبہ آپکا نکلتا ہے جسکو پورا کرنے کیلئے ہم ہر وقت تیار ہیں تو وہ آپ بعد از وقت ظاہر کرنے لگے۔ اگر مسلمہ فریقین شخص کی ڈگری آپ کے حق میں ہوئی تو سعاً ہمارا حق ہو جائیگا کہ ہم مسلمہ فریقین شخص کو کتاب حدیث میں دجال یختلون الدنیا دکھا کر آپکا تین سو روپیہ وصول کر لیں۔ سو آپ مہربانی فرما کر اطلاع دیں کہ کب آپ لاہور تین سو روپیہ جمع کرانے کیلئے جائیں گے تا کوشش کیجائے۔ کہ آپ کے ساتھ ہی ہمارا قائم مقام بھی روپیہ جمع کرانے کیلئے پہنچ جائے یہ یاد رہے کہ یہ فریقین کا روپیہ بطور شرط نہیں ہے۔ بلکہ چونکہ آپ نے اس سے پہلے امرتسر ہمیں بلا کر اتنی طول طویل خط وکتابت اور ادھر ادھر کی باتوں میں ٹالنا چاہا اس لئے ضروری ہو گیا ہے کہ جب تک آپ مسلمہ فریقین شخص کے پاس تین سو روپیہ جمع کرا کے مطالبات کا ثبوت نہ دیں کوئی توقع [illegible]

ہندوستان کی خبریں

ٹکوہ اور کلہاڑی میں فرق

ہز ایکسیلنسی گورنر باجلاس کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ معمولی زراعتی یا خانگی کلہاڑی جو ٹکوہ۔ ٹکوہ نما چھوی یا صفا جنگ کے مختلف ناموں سے موسوم ہے۔ دریائے سندھ کے اس جانب واقع اضلاع میں یا اگر وہ مندرجہ ذیل لمبائی چوڑائی سے بڑھ جائیگی تو وہ نقصان پہنچانے والے ہتھیار اور قانون اسلحہ کے معنے میں "اسلحہ" کے طور پر شمار کی جائیگی۔

۱۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک قبضہ کی لمبائی ۲ فٹ ½ ۵ انچ۔

۲۔ پھڑے کی چوڑائی کند طرف سے کاٹنے والے سرے تک ½ ۴ انچ۔

۳۔ کاٹنے والے سرے کے اوپر کے کونہ سے نیچے کے کونہ تک لمبائی ½ ۳ انچ۔ تمام کلہاڑیاں جو مندرجہ بالا لمبائی چوڑائی سے بڑی نہ ہونگی۔ وہ خانگی آلہ یا زراعت کے ضروری آلہ کے طور پر خیال کی جائینگی۔ اور اگر اس سے بڑی ہونگی تو انہیں نقصان پہنچانے والا ہتھیار سمجھا جائیگا اور حکومت پنجاب سرکلر نمبری ۹ ۔ ۱۳۰ ۔ ۱۲ مورخہ ۲۹ ستمبر میں چھوی کے رکھنے اور لئے پھرنے کے متعلق جو قواعد موجود ہیں انکا انپر اطلاق ہوگا۔

ضلع امرتسر میں دو ہوائی جہازوں کی ٹکر

۳ مارچ کو ½ ۱۲ بجے (دوپہر) تین ہوائی جہاز جو شہزادہ ویلز کی گاڑی کے ساتھ لاہور گئے تھے۔ لاہور سے واپس انبالہ جاتے ہوئے جب گورمستانی پہونچے تو آپس میں ٹکرائے دونوں ۵۰۰ فٹ کی بلندی سے زمین پر آگرے۔ ہر ایک میں ایک افسر اور ایک مستری تھا۔ چاروں مر گئے۔ تیسرا جہاز واپس لاہور چلا گیا۔ مسٹر ڈنٹ ڈپٹی کمشنر امرتسر کو اسی وقت تار آیا۔ اور وہ اسی وقت سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ہمراہ موقع پر گئے مگر وہ چاروں آدمی اُن کے پہنچنے سے پہلے مر چکے تھے۔

اپیل مقدمہ ننکانہ

مسٹر جسٹس سکاٹ سمتھ صاحب کا فیصلہ [illegible] اور مسٹر جسٹس [illegible] کے روبرو ننکانہ صاحب کی جو اپیل پیش تھی اسکا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ تیس سے زیادہ ملزمان تھے جن میں سے چھ کی سزا بحال رکھی گئی ہے۔ اور باقی کے نام چھوڑ دئیے گئے ہیں مہنت نرائنداس۔ جگت سنگھ اور بانکے داس کو عبور دریائے شور کی سزا دی گئی ہے۔ ہری ناتھ۔ رانجھا اور ریحانہ کو موت کی سزا دی گئی ہے۔ سورین سنگھ۔ آتمارام نورالدین اور قادر کو بری کر دیا گیا ہے۔ جنہیں سشن جج نے پھانسی کی سزا دی تھی۔ پیارا سنگھ۔ کما اور ارجن داس بھی چھوڑ دئیے گئے ہیں۔ جنہیں سشن جج نے عبور دریائے شور کی سزا دی تھی۔ تمام پٹھان ملزمان رہا کر دئیے گئے ہیں۔

لدھیانہ جیل میں قیدیوں کا فساد

لاہور ۳۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۲۴ فروری کو لدھیانہ جیل کے قیدیوں نے داروغہ اور محافظوں کو زدوکوب کیا۔ جس کی وجہ سے ان پر فیر کرنے پڑے اس وقت چھ قیدی شفاخانہ میں ہیں کسی موت کا اندیشہ نہیں ہے۔ داروغہ اور دو ایک وارڈر زخمی ہوئے۔ جو صحت حاصل کر رہے ہیں۔

فرضی پریس کا ڈیکلریشن دینے کا مقدمہ

ڈپٹی کمشنر لاہور کے حکم سے پولیس نے لاہور کے چار مختلف اصحاب پر اس الزام میں مقدمات دائر کئے ہیں۔ کہ ان کے پاس کوئی پریس نہ تھا۔ لیکن انہوں نے مجسٹریٹ کے سامنے پریس رکھنے اور جاری کرنے کا ڈیکلریشن پیش کر دیا۔ اس الزام کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ کوئی پریس موجود نہ تھا۔ لیکن مجسٹریٹ کے سامنے دروغ حلفی کی گئی۔ کہ پریس موجود ہے۔ مسٹر خورشید احمد ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ان مقدمات کی سماعت ہوگی۔

پنجاب کونسل کے نئے صدر

گورنمنٹ پنجاب کا اعلان مظہر ہے۔ جب قانونی کونسل پنجاب کے صدر مسٹر بٹلر کی جگہ خالی ہوگی۔ ان کی بجائے مسٹر کیسن کو صدر مقرر کیا جائیگا

ممالکِ غیر کی خبریں

پیرس میں اسلامی مسجد اور دار العلوم پر ۷۰ لاکھ روپیہ صرف ہو گا۔

افغانی - وفد پیرس میں پہنچ گیا ہے۔

شاہ حجاز کا برطانی وظیفہ بند کر دیا گیا ہے۔

لارڈ النبی - قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔

اعلان آزادی مصر لنڈن ۲۸ فروری - مصر کے آیندہ رقبہ کے متعلق سلطان مصر کے نام گورنمنٹ نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ اور حسب ذیل اصول قائم کئے گئے ہیں:-

(۱) مصر میں برٹش پروٹیکٹوریٹ کا خاتمہ کر دیا جائیگا۔ اور مصر کو ایک آزاد شاہی سلطنت قرار دیا جائیگا۔

(۲) جونہی کہ حکومت مصر تاوان کا قانون پاس کریگی جس کا اطلاق تمام باشندگان مصر پر ہو گا - مارشل لار جس کا ۲ نومبر ۱۹۱۴ء کو اعلان کیا گیا تھا - ہٹا دیا جائیگا۔

(۳) حسب ذیل امور بالکل برطانی حکومت کے اختیار میں رکھے جائینگے - جب تک کہ برطانی اور مصری حکومتوں کے درمیان اس بارے میں معاہدہ ہونا ممکن ہو جائے یعنے مصر میں سلطنت کے رسل و رسائل کی ضمانت تمام غیر ملکی حملوں یا مداخلت کی صورت میں خواہ وہ بالواسطہ ہوں یا بلاواسطہ - مصر کی حفاظت - مصر میں غیر ملکی مفاد کا تحفظ - سوڈان میں قلیل التعداد جماعتوں کی حفاظت - حتیٰ کہ ان تمام معاملات میں جس حالت میں کہ وہ ہیں - معاہدات کی تکمیل نہ ہو جائے - بدستور رہیگی۔

اس اعلان کے ساتھ لارڈ النبی نے سلطان کے نام جو یادداشت بھیجی ہے - اس میں زیادہ تر اس خیال کو زائل کیا گیا ہے - جو دسمبر میں یادداشت کی اشاعت کے بعد مصر میں پیدا ہو گیا تھا - کہ برطانیہ عظمیٰ مصری تمناؤں کی لپنے آزاد اور بے طرفدارانہ رویہ کو ترک کرنیوالی ہے - یادداشت میں اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے - کہ امپریل حکومت کی یہ دلی خواہش ہے کہ مصر اپنے معاملات کو خود ہی سر انجام دیں - اور اس بات پر زور دیا گیا ہے - کہ برطانیہ عظمیٰ کو یہ دیکھ کر افسوس ہے - کہ مصریوں نے اپنے ہی افعال سے تاخیر کر رکھی ہے - اور اسے مجبوراً امن قائم کرنے کے لئے مداخلت کرنی پڑی - لیکن مؤخر الذکر واقعہ کا امپریل حکومت کے ارادے پر کسی طرح اثر نہیں پڑتا - کہ وہ اپنی اعلان کردہ پالیسی کو تبدیل کرنے والی ہے - یادداشت میں یہ بھی لکھا ہے کہ معاملات خارجہ کی مصری وزارت کے دوبارہ قیام میں کوئی روکاوٹ نہیں ہے - اور مظہر ہے کہ اگر حالات ایسے پیدا ہو جائیں - کہ قانون تاوان مذکورہ اعلان کے عمل میں تاخیر ہو جائے - تو لارڈ النبی ان تمام معاملات کی نسبت مارشل لار کا اطلاق ملتوی کرنے کے لئے تیار ہیں - جن کا مصریوں کے سیاسی حقوق کے آزادانہ استعمال پر اثر پڑتا ہے۔

مسٹر لائڈ جارج کہتے ہیں کہ اگر ان کی راہ میں روڑے اٹکائے گئے - تو وہ مستعفی ہو جائینگے۔

افغانی وفد لنڈن پہنچ گیا ہے۔

ٹرکی - یونانی جنگ کے از سر نو شروع کرنے کے لئے سرگرم تیاریاں ہو رہی ہیں۔

شاہ حجاز نے اپنی غیر ہر دلعزیزی کی وجہ سے تخت چھوڑ دینے کی دھمکی دی ہے۔

بھاری ٹیکس کی وجہ سے مکہ معظمہ میں لڑائی واقع ہوئی ہے۔

شاہ حجاز کا ماہوار وظیفہ لنڈن - یکم مارچ - دار الامراء میں لارڈ کرافورڈ نے بیان کیا کہ فروری ۱۹۱۷ء میں شاہ حجاز کو دو لاکھ پونڈ ماہوار وظیفہ دیا جاتا تھا - اسی دسمبر کے مہینہ میں اسے صرف ۲۵ ہزار پونڈ ماہوار دیا جانے لگا - اور ۱۹۲۰ء میں یہ وظیفہ بالکل بند کر دیا گیا - اس عرصہ میں اسے کل ۱۲ لاکھ پونڈ دیا گیا - اس کے بعد اسے صرف اگست ۱۹۲۰ء میں پانچ ہزار پیشگی دیئے گئے - شاہ نجد کو صرف ۲۳ ہزار پونڈ دیا گیا - اسے پانچ ہزار پونڈ ماہوار دیا جاتا رہا - یہ صرف اسلئے تھا - تاکہ اپنی فسادی رعایا کو قابو میں رکھے۔

افغانستان میں بعض محصولات کی معافی اتحاد مشرقی جلال آباد میں امیر افغانستان کا ایک اعلان شایع کیا گیا ہے جس کے مطابق مختلف قسم کے غلوں اور نمک کا محصول درآمد افغانستان میں بالکل معاف کر دیا گیا۔ اعلان کا مضمون یہ ہے کہ اہالی و رعایائے افغانستان کے عام فائدہ اور آرام کی خاطر آرد و گندم - دھان - چاول اور نمک جیسی ضروری چیزوں کا محصول پایہ تخت میں ماہ حوت ۱۳۰۰ کی ابتدا سے اور غیر محالات و ولایات افغانستان میں ابتدائے ۱۳۰۱ سے قطعی معاف کر دیا گیا ہے تاکہ ان اشیاء کی خرید و فروخت سے ہر جگہ لوگ فائدہ حاصل کر سکیں۔

جدید جمہوری سلطنتوں کا فیصلہ ہیلسنگفارس یکم مارچ - ماسکو کا ایک پیغام مظہر ہے کہ آذربائیجان - روس ابیض - آرمینیا - جارجیا یوکرین اور قوبان کی سویٹ اور مشرق بعید کی جمہوری سلطنتوں کی نمائندوں نے کانفرنس کر کے سویٹ روس کو اختیار کر دیا ہے - کہ جنیوا کانفرنس میں ان کی نمائندگی کرے۔

کمالیین کے پچاس ہوائی جہاز گرفتار لنڈن ۳ مارچ - ڈیلی میل کا نامہ نگار برلن ایک سنسنی پیدا کرنیوالا واقعہ بیان کرتا ہے کہ کس طرح اہل ڈنمارک نے ایک وسیع ترکی سازش کا پتہ لگایا جس میں جرمنی کے سامان حرب کی ایک عظیم مقدار تیس ہوائی جہاز اور تیس جرمن ہوائی جہاز ران - ایک اطالی سٹیمر روسنڈرا کے ذریعہ کمالیین کو پہنچائے جانیوالے تھے۔

یونان سے تاوان جنگ کا مطالبہ مصر امان افغان رقمطراز ہے کہ ترک احرار نے یونان سے ۵۲۵ ملین عثمانی پونڈ تاوان جنگ کا مطالبہ کیا ہے۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)